قضا نمازوں اور روزوں کے فدیہ دینے کی وصیت کا حکم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری

فتوی نمبر: WAT-3344

تاریخ اجراء: 06 جمادی الاخریٰ 1446ھ / 09 دسمبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی نے قضا نمازوں اور قضا روزوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی ہو، تو کیا پہلے اس کے تہائی مال سے اس کی وصیت کو پورا کیا جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

میت کے مال سے سب سے پہلے میت کے کفن، دفن کے معاملات کرنا اور پھر اس کے ذمہ قرض ہو تو اس کی ادائیگی کرنا اور پھر اگر اس نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو شرعی حد میں رہتے ہوئے اس وصیت کو پورا کرنا ہوتا ہے اور اس کے بعد جو بچے وہ ورثا میں تقسیم ہوتا ہے۔ لہذا کفن دفن کے معاملات کرنے اور قرض ہو تو اس کی ادائیگی کرنے کے بعد، صورت مسئولہ میں بیان کردہ وصیت کو تہائی مال سے پورا کیا جائے گا۔ اور اگر فدیہ تہائی مال سے پورا نہ ہوتا ہو تو اس صورت میں اگر تمام ورثاء عاقل بالغ ہوں، تو ان کی اجازت کے ساتھ تہائی سے زیادہ مال میں بھی وصیت کو نافذ کیا جاسکتا ہے، اور اگر عاقل بالغ ورثاء میں سے بعض اس کی اجازت دیں بعض انکار کر دیں، تو جو اجازت دیں گے، ان کے حصے سے تہائی سے زیادہ میں وصیت کو نافذ کیا جائے گا، اور جو اجازت نہیں دیں گے، ان کے حصے سے تہائی سے زیادہ میں وصیت نافذ نہیں کی جاسکے گی۔

جوہرہ نیرہ میں ہے"وإذا مات من عليه زكاة أو فطرة أو كفارة أو نذر أو حج أو صيام أو صلوات ولم يوص بذلك لم تؤخذ من تركته عندنا إلا أن يتبرع ورثته بذلك وهم من أهل التبرع فإن امتنعوا لم يجبروا عليه وإن أوصى بذلك يجوز وينفذ من ثلث ماله"ترجمہ: اور جب کوئی شخص اس حال میں فوت ہو کہ اس کے ذمے زکوۃ، فطرہ، کفارہ، منت، حج، روزوں، یا نمازوں کی ادائیگی باقی ہو اور اس نے مرنے سے پہلے ان کے متعلق وصیت بھی نہ کی ہو تو ہمارے نزدیک اس کے ترکہ میں سے ان کی ادائیگی نہیں کی جائے گی، ہاں اگر ورثاء بطورِ

احسان ادائیگی کریں اور وہ تبرع کے اہل بھی ہوں تو حرج نہیں اور اگر نہ کریں تو ان پر کوئی جبر نہیں، اور اگر فوت ہونے والے نے ان کے متعلق ادائیگی کی وصیت کی تھی تو درست ہے اور اس کے ترکہ میں سے تہائی مال میں اس کی وصیت نافذ ہوگی۔(الجوهرة النيرة،ج1،ص135،المطبعة الخيرية)

بہارِ شریعت میں ہے"اگر یہ لوگ اپنے اُسی عذر میں مر گئے، اتنا موقع نہ ملا کہ قضا رکھتے تو ان پر یہ واجب نہیں کہ فدیہ کی وصیت کر جائیں پھر بھی وصیّت کی تو تہائی مال میں جاری ہوگی اور اگر اتنا موقع ملا کہ قضا روزے رکھ لیتے، مگر نہ رکھے تو وصیّت کر جانا واجب ہے اور عمداً نہ رکھے ہوں تو بدرجہ اَولیٰ وصیّت کرنا واجب ہے اور وصیّت نہ کی، بلکہ ولی نے اپنی طرف سے دے دیا تو بھی جائز ہے مگر ولی پر دینا واجب نہ تھا۔"(بہارشریعت،ج01،حصہ5،ص1005،مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

تہائی مال سے زیادہ میں وصیت کے نفاذ کے متعلق الجوہرۃ النیرۃ میں ہے:"ولا تجوز بما زاد على الثلث إلا أن يجيزه الورثة يعني بعد موته وهم أصحاء بالغون"ترجمہ: اور ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت درست نہیں، مگر یہ کہ وصیت کرنے والے کی وفات کے بعد ورثاء اس کی اجازت دے دیں، جبکہ وہ صحیح اور بالغ ہوں۔(الجوهرة النيرة، ج2،ص288،287،المطبعة الخيرية)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net